

ملفوظات

محدث کشمیری رحمہ اللہ

امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ

کے گرانقدر ملفوظات کا نادر خزانہ

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
☎061-540513-519240

ملفوظاتِ محدّثِ کشمیری رحمہ اللہ

(کمپیوٹر ایڈیشن مع عنوانات)

امام العصر علّامہ سیّد محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ
کے گرانقدر ملفوظات کا نادر خزانہ

حضرۃ مولانا سیّد احمد رضا صاحب بجنوری رحمہ اللہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
فون: 4540513-4519240-4517501

ملفوظات محدثِ کشمیری رحمہ اللہ

تاریخ اشاعت..........................ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

ناشر..........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت....................سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان

ادارہ اسلامیات.........انارکلی.........لاہور — دارالاشاعت.......اُردو بازار..........کراچی

مکتبہ سید احمد شہید.......اردو بازار......لاہور — ادارۃ الانور........نیو ٹاؤن..........کراچی

مکتبہ رحمانیہ........اُردو بازار .... لاہور — مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K — 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE — BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

شرعی اولیاء کے کشف والہام کے لئے نکھر گئی اور مخصوص ہوگئی۔

پھر صوفیاء کی تصریح ہے کہ کشف کے ذریعہ مستحب کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوسکتا صرف اسرار ومعارف اور مکاشف اس کا دائرہ ہیں۔ اور تصریح فرماتے ہیں کہ ہمارا کشف دوسرے پر حجت نہیں۔ ہمارا کشف ہمارے لئے ہے۔

کشف اسے کہتے ہیں کہ کوئی پیرایہ آنکھوں سے دکھلایا جس کی مراد کشف والا خود نکالے۔ الہام اسے کہتے ہیں کہ دل میں کوئی مضمون ڈال دیا اور سمجھا دیا جائے۔ وحی یہ ہے کہ خدا اپنے ضابطہ کا پیغام کسی نبی یا رسول پر بھیجے۔ پھر وحی قطعی ہے اور کشف والہام ظنی ہیں۔

بنی آدم میں وحی پیغمبروں کے ساتھ مخصوص ہے۔ غیروں کے لئے کشف یا الہام ہے یا معنوی وحی ہوسکتی ہے۔ شرعی نہیں۔

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مضمون سے قادیانی وکیل کا استدلال اور حضرت شاہ صاحب کی طرف سے جواب

قادیانی مختار نے کہا کہ ''تحذیر الناس'' میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے بھی خاتم النبیین کے بعد نبی کا آنا تجویز کیا ہے۔ اس پر فرمایا:۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے الہامی مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر بہت قوی دلائل و براہین قائم کئے ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اثر ماثور کی گرانقدر علمی توجیہات بیان فرمائی ہیں۔

اس رسالہ میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے جابجا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین زمانی ہونا اور اس کا اجماعی عقیدہ ہونا اور مضمون ختم نبوت کا بدرجہ تواتر منقول ہونا اور اس کے منکر کا کافر ہونا بھی ثابت فرمایا ہے۔ پھر حضرت شاہ صاحبؒ نے جج صاحب کو تحذیر الناس کے ص ۱۰ کی عبارت پڑھ کر سنائی۔

اور فرمایا کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مناظرۂ عجیبہ جو اسی موضوع پر ہے نیز آب حیات قاسم العلوم وغیرہ دیکھی جائیں۔

حضرت مولانا مرحوم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دونہیں بلکہ تین قسم کی خاتمیت ثابت فرمائی ہے۔

بالذات

یعنی مرتبہ حضور کا خاتمیت ذاتی کا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وصف نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہیں اور دوسرے سب انبیاء کرام علیہم السلام موصوف بالعرض اور آپ کے واسطے سے جیسا کہ عالم اسباب میں موصوف بالنور بالذات آفتاب ہے اور اس کے ذریعہ سے تمام کواکب قمر وغیرہ اور دیگر اشیاء ارضیہ متصف بالنور ہوتی ہیں۔

یہی حال وصف نبوت کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وجہ سے سب سے پہلے نبوت ملی ہے۔ اور آیت میثاق واذاخذاللہ میثاق النبیین الایۃ سے واضح ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اس کے رسول ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں۔ تمام انبیاء کی جماعت کو ایک طرف رکھا گیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک طرف اور سب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد و پیان لیا گیا۔ اور آیت میں ثم جاءکم فرما کر یہ بھی تصریح کردی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانۂ ظہور سب سے آخر میں ہوگا۔

لیلۃ المعراج میں انبیاء علیہم السلام کا صف بندی کر کے امام کا منتظر رہنا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا امامت کرنا بھی اس امر کی صراحت کرتا ہے۔ نیز آیت واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا آلایۃ میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اتفاق میں ہے ابن حبیب عبداللہ بن عباسؓ سے راوی ہیں کہ یہ آیت لیلۃ المعراج میں نازل ہوئی پھر انبیاء بنی اسرائیل کے آخری نبی اولوالعزم کا خاتم النبیین علی الاطلاق کے دین کی نصرت کے لئے تشریف لانا اور شریعت محمدیہ پر عمل فرمانا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہونے کا عملی مظاہرہ ہے اور اس سے فضیلت محمدیہ کو واشگاف کردینا مقصود ہے۔ واضح ہو کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اسلام کا عقیدہ اجماعی اور متواتر عقیدہ ہے۔

خاتمیت زمانی

یعنی آپ کا زمانۂ نبوت اس عالم مشاہدہ میں تمام انبیاء علیہم السلام کے آخر میں ہے۔

آپ کے بعد کسی کو نبوت اس عالم مشاہدہ میں تمام انبیاء علیہم السلام کے آخر میں ہے۔ آپ کے بعد کسی کو نبوت تفویض نہ ہوگی۔ ساتویں جلد روح المعانی میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مرفوعاً مروی ہے "بدی بی الخلق و کنت آخرھم فی البعث" (مجھ سے پیدائش مخلوق کی ابتدا کی گئی لیکن میری بعثت سب سے آخر میں ہوگی) اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی مرفوعاً مروی ہے "کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث (میری پیدائش تمام انبیاء سے پہلے ہوئی اور بعثت سب کے بعد ہوگی) حضرت مولانا نانوتویؒ نے تیسری خاتمیت مکانیہ ثابت فرمائی ہے:۔

"یعنی وہ زمین جس میں نبی کریم جلوہ افروز ہوئے وہ تمام زمینوں میں بالاتر اور آخری ہے اور اس کے اوپر کوئی زمین نہیں"۔ اس کو بدلائل ثابت فرمایا ہے۔

قادیانی مختار نے کہا کہ امام مالکؒ سے منقول ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل ہیں۔

حضرت امام مالکؒ کی طرف غلط نسبت

حضرت شاہ صاحبؒ نے اسی وقت ابی کی شرح مسلم منگوا کر جلد اول ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر سے عبارت ذیل "وفی العتبیة قال مالک بینا الناس قیام" پڑھ کر سنائی۔ عتبیہ میں ہے کہ امام مالکؒ نے فرمایا درآنحالیکہ لوگ کھڑے نماز کی اقامت سن رہے ہوں گے۔ اچانک ان کو ایک بادل ڈھانپ لے گا اور یکا یک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ غرض یہ کہ امام مالکؒ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو ساری امت محمدیہ کا اجماعی اور متواتر عقیدہ ہے۔

بریلوی علماء کا فتویٰ تکفیر

مختار قادیانی نے اعتراض کیا کہ علماء بریلوی علمائے دیوبند پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور علمائے دیوبند علمائے بریلوی پر۔ اس پر شاہ صاحبؒ نے فرمایا:۔

میں بطور وکیل تمام جماعت دیوبند کی جانب سے گزارش کرتا ہوں کہ حضرات دیوبند ان کی تکفیر نہیں کرتے۔ اہل سنت والجماعت اور مرزائی مذہب والوں میں قانون کا اختلاف